حسنِ معاشرت کے حصول میں اسلامی مقاصدِ تشکیلِ عائلہ کا کردار: آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی کا مطالعہ

Role of Islamic Objectives of Family Formation in achieving the Social Well-being: A Study of Quran and *Ḥadīth*

*Tariq Aziz
**Hafiz Fareed Ud Din
***Dr. Qazi Furqan Ahmad

Abstract

Social well-being is a value that everyone, religious and non-religious, aspires to attain. From Islamic perspective, there are many ways to achieve this value. One of them is the Islamic motives and interests related to the formation of Family. This study of Islamic objectives of family formation with reference to Quran and *Ḥadīth* makes it clear that the goals of Islam regarding family formation as continuity of race, tranquility and contentment, protection of chastity, good training of children, elimination of hardship, sense of responsibility, health and fitness, the spirit of self-sacrifice, the pleasure of Allah and the ease of parenting in old age, are the best source of social well-being. Muslims should always keep these goals in mind while starting and living a family life and play their role in achieving the said objective.

Key Words: Family, Social well-being, Quran, *Ḥadīth*

مرد اور عورت ابتدائے افرینش ہی سے ایک دوسرے کے نہایت اچھے ساتھی اور رفیق ثابت ہوئے ہیں۔ قدرت نے مرد اور عورت دونوں کی فطرت میں ایک دوسرے کے لیے شدید احتیاج پیدا کر دی ہے۔ یہ احتیاج ان کو باہم مل کر رہنے پر اکساتی اور نتیجتاً عائلہ یا خاندان کے وجود کا سبب بنتی ہے۔ خاندانوں سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے، جس

* Assistant Professor of Islamic Studies, Govt. College Bhalwal, Sargodha

** PhD scholar Islamic Studies, Islamia University, Bahawalpur

*** Assistant Professor of Islamic Studies University of Gujrat, Gujrat

کے بغیر انسانی زندگی کا تصور محال ہے۔ بہ الفاظِ دیگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ عائلی زندگی یا عائلہ کی تشکیل معاشرتی زندگی کا لازی تقاضا ہے۔ اگر خاندان نہ ہو تو معاشرہ وجود میں نہیں آ سکتا ہے، اور معاشرہ نہ ہو تو انسان کا زندہ رہنا محال ہو جائے۔ان سطور میں یہ جائزہ لینا مقصود ہے کہ قرآن و حدیث میں عائلہ کی تشکیل سے متعلق کیا تعلیمات ہیں اور ان تعلیمات کے نتیجے میں عائلہ کی تشکیل سے معاشرے میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے؟ کیا اس کے نتیجے میں معاشرہ حسن و تہذیب کا نمونہ بنتا ہے، یا اس کے برعکس نتیجہ دیتا ہے؟

تشکیلِ عائلہ سے متعلق اسلام کی انفرادیت

مل جل کر رہنا اور صنفِ مخالف کی طرف میلان انسان کے نہایت اہم فطری تقاضے ہیں۔ کئی مذاہب نے انسان کے ان فطری تقاضوں کو نہ صرف نظر انداز کیا بلکہ انسان کی روحانی و اخلاقی ترقی میں رکاوٹ قرار دیتے ہوئے ان کی تکمیل سے بچنے کی ترغیب دی۔ ان مذاہب کے نزدیک کوئی شخص بیوی بچوں میں پڑ کر اور معاشرتی زندگی اختیار کر کے نیک و پارسا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان کے بہت سے پیروکاروں نے تجرد اور رہبانیت کا راستہ اپناتے ہوئے ازدواجی اور سماجی زندگی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ کئی مذہبی روایات ایسی بھی ہیں، جن میں اگر عائلی زندگی کو اختیار بھی کیا گیا تو ایک دنیوی اور مکروہ چیز سمجھ کر نہ کہ کوئی قابلِ تحسین اور الہامی ہدایت خیال کر کے۔ یہ طرزِ عمل فطرتِ انسانی کے خلاف ہونے کی بنا پر انسانیت کے لیے نقصان و تباہی کا موجب ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہونے کے ناطے انسان کے فطری تقاضوں کا پورا پورا لحاظ رکھتا ہے۔ لہٰذا اس نے ازدواجی و سماجی زندگی اختیار کرنے کو نہ صرف یہ کہ روحانیت میں کسی قسم کی رکاوٹ قرار نہیں دیا بلکہ الٹا اس سے کنارہ کشی کو نیکی و روحانیت کے لیے نقصان دہ قرار دیا۔ اس حوالے سے دیکھیں تو اسلام ایک امتیازی پوزیشن پر کھڑا نظر آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام نے عائلی زندگی کی تشکیل و نظم پر زور دے کر معاشرت کو غیر فطری رویوں سے نجات دلانے کی راہ ہموار کی اور حسنِ معاشرت پیدا کرنے میں اہم کرادر کا حامل بنا۔

مقاصدِ تشکیلِ عائلہ اور حسنِ معاشرت

قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نقطۂ نظر سے تشکیلِ عائلہ یا خاندانی نظم سے اسلام بہت اعلیٰ و ارفع مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ان مقاصد پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب انسانی کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی مہذب و حسین بنانے کے لیے انتہائی اہم محرکات و عوامل کا درجہ رکھتے ہیں۔ان میں سے اہم مقاصد تسلسلِ نسل ، سکون و اطمینان ، حفاظتِ عفت و عصمت ، بچوں کی اچھی تربیت ، تنگ دستی کا خاتمہ ، احساسِ ذمہ داری ، صحت و تندرستی ، جذبۂ ایثار و تعاون ، اللہ کی رضا و خوشنودی اور بڑھاپے میں والدین کے لیے آسانی کا ذریعہ وغیرہ ہیں۔ ذیل کی سطور میں ہم انھی اہم مقاصد کے تناظر میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ مقاصدِ تشکیلِ عائلہ کے اسلامی تصور کا

حسنِ معاشرت میں کیا کرادر ہے؟ اور ایک اچھا عائلی نظم تشکیل دینے سے معاشرت کو کیوں کر حسین و خوب صورت بنایا جاسکتا ہے؟

حسنِ معاشرت اور تسلسلِ نسل

نظم عائلہ کی تشکیل سے قرآن و حدیث کی تعلیمات کا ایک اہم اور بنیادی مقصد نسل کی بقااور اس کے تسلسل کو یقینی بنانا مفہوم ہوتا ہے۔ حسنِ معاشرت کا خواب جبھی شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے، جب نسل کا سلسلہ آگے بڑھتا رہے۔ اگر نسل ہی آگے نہیں بڑھے گی تو حسنِ معاشرت تو کجا معاشرت ہی وجود میں نہیں آئے گی۔ چنانچہ قرآن کی وہ ہدایت جو نسل کی بقااور اس کے تسلسل کے عوامل کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، تشکیلِ عائلہ کے ذریعے حسن معاشرت کا ذریعہ ہے۔ نسل انسانی کی بقا کے اس سلسلے کے حوالے سے قرآنِ حکیم میں ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً۔[1]

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا تخلیق فرمایا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔

نسل انسانی کا بڑھنا اور پھلنا پھولنا اللہ کی حکمت و مصلحت اور فطرت کا تقاضا ہے۔ جو شخص عائلی زندگی اختیار کرنے سے گریز کرتا ہے وہ اللہ کی حکمت و مصلحت اور فطرت کے اس تقاضے کی مخالفت کا مرتکب ہوتا ہے، اور یہ چیز نسلِ انسانی کی افزائش کے لیے نقصان دہ ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرت کی تشکیل اور اس کے حسن کی ترتیب میں بہت بڑی رکاوٹ بنتی ہے۔ آں حضور ﷺ کی وہ حدیث جس میں نکاح کو اپنی امت کی کثرت کا ذریعہ بتایا گیا ہے، بھی اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام خاندان اور عائلہ کی تشکیل کے ذریعے نسلِ انسانی کی بقا چاہتا ہے، اور یہ تصور حسنِ معاشرت پر منتج ہوتا ہے۔ حدیث کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

النكاح من سنتی فمن لم يعمل فليس منی وتزوجوا فانی مكاثر بكم الامم۔[2]

نکاح میری سنت ہے پس جس نے عمل نہیں کیا وہ مجھ میں سے نہیں، اور نکاح کرو، میں دیگر امتوں پر تمھاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا۔

سکون واطمینان اور حسنِ معاشرت

قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تشکیلِ عائلہ کا ایک اہم مقصد سکون و اطمینان کا حصول ہے۔ یہ مقصد بھی حسنِ معاشرت کے سلسلے میں بہت مدد و معاون ہے۔ معاشرتی حسن جبھی جنم لے سکتا ہے جب افرادِ معاشرہ کو جسمانی

---

[1] النساء 4:1۔

[2] محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ (کراچی: قدیمی کتب خانہ، 1961)، 134۔

و ذہنی سکون و اطمینان حاصل ہو۔ ناآسودہ شخص معاشرے کے لیے تباہ کن ہوتا ہے۔ اسلام نے تشکیلِ عائلہ کا حکم دے کر سکون و اطمینان کی فراہمی کا سامان کیا ہے، اور یوں حسنِ معاشرت کے حصول کو ممکن بنا دیا ہے۔ میاں بیوی اور اولاد کی باہمی محبت سے افرادِ خاندان کی زندگیوں میں خوشگواریوں اور شرینیوں کا پیدا ہونا عام مشاہدے کی چیز ہے۔ اللہ کے نیک بندے اپنے رب سے دست بہ دعا رہتے ہیں کہ:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۔[3]

اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

جیون ساتھی کو سکون و اطمینان کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے سورہ روم میں ارشاد ہوا:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۔[4]

اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ اس نے تمھارے لیے، تمھی میں سے، جوڑے بنائے تاکہ ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمھارے درمیان محبت و رحمت پیدا فرمادی۔

تشکیلِ عائلہ کو سکون و اطمینان کا ذریعہ بتانا جہاں حقیقتِ واقعہ کا بیان ہے، وہاں یہ ہدایت بھی ہے کہ اہلِ ایمان کو اپنی عائلی زندگی کو تلخیوں سے بچانا چاہیے۔ اس طرح قرآن نے گویا یہ ہدایات دے کر ایک خوب صورت اور حسین معاشرت کی تشکیل کے لیے بنیادی اور اہم لوازمات فراہم کر دیے ہیں۔

محفوظیتِ عفت و عصمت اور حسنِ معاشرت

قرآن و حدیث کی رو سے عائلی زندگی عفت و عصمت کی حفاظت کا ذریعہ بنتی ہے۔ مرد اور عورت کی باہمی جنسی خواہش ایک فطری چیز ہے، اور نکاح اس خواہش کی تسکین کا جائز ذریعہ۔ اگر یہ جائز ذریعہ اختیار نہ کیا جائے، تو بیشتر صورتوں میں لوگوں کا ناجائز ذرائع کی طرف راغب ہو کر اپنی عفت کو داغدار کرنا یقینی ہوتا ہے۔ جب لوگ ناجائز شہوت رانی کی طرف مائل ہوں گے، تو معاشرے میں غیر صحت مند سرگرمیاں شروع ہو جائیں گی، جس کے نتیجے معاشرتی حسن و نظم کا تباہ ہونا یقینی ہے۔ یوں محفوظیتِ عفت و عصمت کا قرآنی و حدیثی مقصدِ تشکیلِ نظمِ عائلہ بھی حسنِ معاشرت کے

[3] الفرقان 74:25۔

[4] الروم 21:30۔

حصول کا ایک بہترین ذریعہ ٹھہرتا ہے۔ نکاح کو عفت و عصمت کی حفاظت کا ذریعہ باور کراتے ہوئے حدیث میں ارشاد ہوا:

يا معشر الشباب،من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر، وأحصن للفرج ، ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء۔[5]

اے جوانو! تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے، اس لیے کہ نکاح سے نظر پاک رہتی اور عصمت کی حفاظت ہوتی ہے، اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔

تربیتِ اطفال اور حسنِ معاشرت

بچوں کی تربیت اچھی ہو تو وہ اچھے شہری بنتے ہیں، اور نتیجتاً اچھا معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ بچوں کی اچھی تربیت کا انحصار والدین پر ہے۔ جس محبت و شفقت اور جس خلوص و حسنِ نیت سے والدین بچوں کی تربیت کر سکتے ہیں، کوئی دوسرا کبھی نہیں کر سکتا۔ بنابریں سوسائٹی میں عائلی زندگی اور خاندان کے ادارہ کی موجودگی ضروری ہے، ورنہ اسے ایسے افراد فراہم نہیں ہو سکیں گے جو اسے اچھی سوسائٹی بنانے میں ممد و معاون ہوں۔ تاہم ایسے والدین جو تربیتِ اولاد میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں اسلام کی نگاہ میں ناپسندیدہ اور گنہگار اور عائلی زندگی کے اسلامی مقصد کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ اسلام نے تاکید کی ہے کہ والدین اولاد کی اسلامی خطوط پر تربیت کریں، ورنہ وہ اور ان کی اولاد اپنی دنیا وآخرت دونوں کو تباہ کر بیٹھے گی۔ قرآنِ حکیم نے اپنے گھر والوں کو اسلامی خطوط پر تربیت دینے اور اسلامی فرائض کی ادائیگی کے حوالے سے حساس بنانے کے لیے حکم دیا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔[6]

اے ایمان والو! اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

ح سنِ معاشرت کے لیے اچھے آداب کی اہمت ناقابلِ انکار ہے، اور اسلام نے والدین کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے آداب سکھائیں ۔ اگر اسلامی طریقے پر بچوں کو احسن آداب کی تربیت دی جائے تو حسنِ معاشرت کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ احادیثِ نبوی میں اس حوالے سے ارشاد ہوا ہے:

ما نحل والد ولدا من نحل أفضل من أدب حسن[7]

کوئی والد اپنی بچے کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔

اسی طرح بیٹیوں کے بارے میں فرمایا:

---

5 محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح (کراچی: قدیمی کتب خانہ، 1961)، 2: 758۔

6 التحریم 66:6۔

7 محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی (مصر: مکتبہ مصطفی البابی، 1975ء)، 4: 338۔

من عال ثلاث بنات فأدبهن وزوجهن وأحسن إليهن فله الجنة.[8]

جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کو اچھے آداب سکھائے، اور ان کی شادی کرے اور ان سے اچھا سلوک کرے اس کے لیے جنت ہے۔

تنگ دستی کا خاتمہ اور حسنِ معاشرت

تنگ دستی حسنِ معاشرت کا مقصد حاصل کرنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کی وجہ سے آدمی مختلف جرائم میں مبتلا ہو جاتا اور معاشرے کے لیے مضر بن جاتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ غربت آدمی کا کفر تک پہنچا دیتی ہے: "**كَادَ الفَقرُ اَن يَكُونَ كُفراً**"[9] تشکیلِ عائلہ میں اسلام کے جو مقاصد قرآن و حدیث سے سامنے آتے ہیں ان میں سے ایک آدمی کی تنگ دستی اور غربت کو ختم کرکے اسے آسودگی و خوشحالی کی طرف لے جانا ہے۔ اس مقصد کا حصول معاشرتی خوشحالی پر منتج ہوتا ہے۔ یوں نکاح اور عائلی نظام حسنِ معاشرت کا اہم ذریعہ ٹھہرتا ہے۔ نکاح کو کو خوشحالی کا مقدمہ باور کراتے ہوئے قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ۔[10]

اور تم میں سے جو مجرد ہوں، اور تمھارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔

شادی سے رزق میں فراخی عام مشاہدے کی چیز ہے۔ تقدیر کے اسلامی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا رزق لکھا ہوتا ہے۔ یہ بعید نہیں کہ میاں بیوی میں سے ایک دوسرے کے نصیبے سے فراخ دست ہو جائے۔ پھر شادی کے بعد خاندان اور بیوی بچوں کی ذمہ داریوں کا احساس آدمی کو کسب معاش میں زیادہ مستعد کر دیتا ہے۔ آدمی جی جان سے محنت کرتا ہے اور محنت کا پھل اللہ کی طرف سے خوشحالی کی شکل میں ملتا ہے۔ اور خوشحالی آدمی کو ایک خوش فکر شہری بنا کر حسنِ معاشرت کا ذریعہ بناتی ہے۔

احساسِ ذمہ داری اور حسنِ معاشرت

احساسِ ذمہ داری کے بغیر ایک انسان اچھا انسان نہیں بن سکتا؛ وہ لاابالی پن کا شکار ہو جاتا ہے، اور نتیجتاً غلط اور مضر سرگرمیوں میں ملوث ہو کر معاشرتی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ اس کے برعکس جس شخص میں ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے، وہ سوسائٹی کا ایک ذمہ دار اور مفید شہری بن کر حسنِ معاشرت کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلام نے نکاح اور نظمِ عائلہ کی

---

[8] سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد (بیروت: دار الکتاب العربی، س ن)، 4: 502۔

[9] محمد المدعو بعبد الرؤف المناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر (بیروت: دار لمعرفۃ للطباعۃ والنشر، 1982ء)، 2: 542۔

[10] النور 24:32۔

تشکیل کے ذریعے آدمی کو احساس ذمہ داری کا حامل بنا کر حسنِ معاشرت کا سامان فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام نے مردوں کو قوام مقرر کیا ہے: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔[11] "مرد عورتوں پر قوام و نگہبان ہیں۔" اور مردوں کی قوامیت کا تقاضا ہے کہ وہ عورتوں کے نان نفقہ اور دیگر ضروریات کا خیال رکھیں۔ آدمی جو خود کھائے وہی اپنی بیوی کو کھلائے اور جو خود پہنے وہی بیوی کو پہنائے۔ اس کے کام میں اس کی معاونت کرے، اس سے محبت سے پیش آئے، اس کا وفادار ہو اور اس کے ساتھ کسی طرح کا ظلم اور زیادتی نہ کرے۔ ارشاد ربانی ہے :

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[12]

اور اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

دوسری طرف بیوی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خاوند کی تابع فرمان ہو، اس کی عزت کا خیال رکھے، اس کے مال اور آبرو کی حفاظت کرے، اس سے وفادار رہے اور اس کی ناراضی سے بچے۔ نیک عورتوں کی صفات میں قرآن نے کہا:

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ[13]

نیک بیویاں فرمانبردار ہوتی ہیں اور اپنے خاوندوں کے گھروں اور مالوں کی حفاظت کرنے والی۔

یہ سب ذمہ داریاں اور ہدایات میاں اور بیوی دونوں کو نہایت ذمہ داری شہری بنا دیتی ہیں ۔ للذا جو فرد اسلامی تعلیمات کے مطابق عائلی زندگی گزارتا ہے, وہ ایک نہایت ذمہ دار فرد بن جاتا ہے۔ عام مشاہدے کی بات ہے کہ ایک بیوی بچوں والے شخص کا رویہ بالعموم ایک مجرد آدمی سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ بیوی بچوں والا آدمی بہت محنت سے کماتا اور نہایت سلیقے سے خرچ کرتا ہے۔ اسے ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے اس کے اہل خانہ کے لیے مشکلات پیدا ہوں۔ اس کے بر عکس مجرد شخص "دم کا دم دھوکا نہ غم" کی تصویر بن کر کمانے اور خرچ کرنے میں سلیقہ سے کام لیتا ہے اور نہ اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس کے کسی عمل سے اس کے اہل خانہ کسی مشکل میں نہ پھنس جائیں، اور نتیجتاً اپنے اور خاندان کے لیے بھی مسائل پیدا کرتا ہے اور سوسائٹی کے لیے بھی۔

صحت و تندرستی اور حسنِ معاشرت

بیمار مرد یا عورت معاشرے کا مفید رکن نہیں بن سکتا۔ عائلی زندگی اختیار کرنے والے مرد اور عورتیں بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں، جس کے نتیجے میں ایک خوب صورت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ نکاح سے ایک تو جنسی آوارگی کے امکانات کم ہو جانے کی بنا پر ان بیماریوں سے نجات ملتی ہے، جو جنسی بے راہ روی کا لازمی نتیجہ ہیں؛

---

[11] النسا4:34۔

[12] النسا4:19۔

[13] النسا4:34۔

دوسرے جنسی خواہشات کی جائز طریقے سے تسکین ان امراض سے محفوظ رکھتی ہے، جو تجرد کی وجہ سے جنم لیتی ہیں۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ شادی شدہ مرد اور عورتیں غیر شادی شدہ مرد اور عورتوں کی نسبت زیادہ صحت مند رہتے اور طویل عمر پاتے ہیں۔قرآن و حدیث کی تعلیمات جو نکاح کی ترغیب پر مبنی ہیں ، بہت سی دیگر حکمتوں کے ساتھ ساتھ میاں بیوی کو صحت مند رکھنے اور نتیجتاً مفید شہری بنا کر حسنِ معاشرت کا ذریعہ بنانے والی ہیں۔ چناں چہ اللہ تعالی نے نہ صرف عام انسانوں کو لازمی شادی اور ضرورت پڑے تو ایک سے زیادہ شادیاں بھی کرنے کی اجازت دی:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ۔[14]

پس جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان میں سے دو دو، تین تین اور چار چار سے نکاح کر لو۔

بلکہ انبیا تک کو عائلی زندگی اختیار کرنے والے بنایا۔ارشاد ہوا:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً۔[15]

اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور انھیں بیویاں اور اولادیں عطا کیں۔

جذبۂ ایثار و تعاون اور حسنِ معاشرت

حسنِ معاشرت کے لیے جذبۂ ایثار و تعاون کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔قرآن و حدیث کی رو سے عائلی زندگی کے جو مقاصد سامنے آتے ہیں ان میں ایک اہم مقصد میاں بیوں میں جذبۂ ایثار و تعاون پیدا کرنا بھی ہے۔ یہ جذبہ ان دونوں کو معاشرے کے مفید شہری بناتا ہے اور نتیجتاً حسنِ معاشرت کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک کی بیماری یا تنگی و تکلیف کے وقت دوسرا اس کے کام آتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے لیے اپنے آرام و آسائش کو قربان کر دیتے ہیں۔ اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ بروئے قرآن اللہ تعالیٰ نے ان کے اند ر ایک خاص رشتۂ مودت و محبت اور رحمت پیدا کر دیا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً۔[16]

اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ اس نے تمھارے لیے، تمھی میں سے، جوڑے بنائے تا کہ ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمھارے مابین محبت و رحمت پیدا فرما دی۔

---

[14] النساء 3:4۔

[15] الرعد 38:13۔

[16] الروم 21:30۔

اسی طرح والدین اولاد کے لیے اور اولاد والدین کے لیے ہر قسم کے دکھ اٹھانے کو تیار رہتی ہے۔ افرادِ خاندان کا یہ باہمی جذبۂ ایثار و تعاون دیگر افرادِ معاشرہ اور انسانیت کے لیے جذبۂ ایثار و تعاون کو پروان چڑھاتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک اچھا خاندان وجود میں آتا ہے اور اچھے خاندانوں ہی سے اچھا اور خوب صورت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی اور حسنِ معاشرت

اللہ اور رسول ﷺ کی خوشنودی ایک مسلمان کی خواہش بھی ہے اور مذہبی ذمہ داری بھی۔ جو آدمی اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کی کوشش میں رہتا ہے وہ معاشرے کے لیے کبھی مضر ثابت نہیں ہو سکتا۔ عائلی زندگی اختیار کرنے سے آدمی کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں اس کی دنیوی زندگی بھی خوش کن ہو جاتی ہے اور وہ معاشرے کو حسین بنانے میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نکاح اللہ اور رسول کی خوشنودی کا ذریعہ کیسے ہے؟ اس حوالے سے جب ہم قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ نے اس کی خاص طور پر تاکید کی ہے اور اس کو پسندیدہ عمل بتایا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔[17]

نکاح میری سنت ہے۔ پس جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ مجھ سے نہیں۔

اور نکاح سے اعراض کو حضور ﷺ کی ناراضی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ فرمایا:

من كان موسراً لان ينكح فلم ينكح فليس منا[18]

جو شخص طاقت کے باوجود نکاح نہ کرے، اس کا مجھ سے کچھ علاقہ نہیں۔

بڑھاپے میں آسانیوں کا ذریعہ اور حسنِ معاشرت

اسلامی تعلیمات و ہدایات کے مطابق اختیار کردہ عائلی زندگی سے بوڑھے افراد اپنی زندگی کے آخری ایام میں در در کی ٹھوکریں کھانے اور مختلف طرح کی اذیتوں اور تکلیفوں سے بچ جاتے ہیں۔ بچے بڑھاپے میں اپنے والدین کی خدمت اور خبر گیری کرتے ہیں۔ وہ خاندان اور معاشرے جہاں بچے بوڑھے والدین کے سامنے اف تک نہ کریں، ان کے

---

[17] بخاری، الجامع الصحیح، 2: 757۔

[18] احمد بن حسین بن علی البیہقی، السنن الکبری (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س ن)، 7: 125۔

سامنے کندھے جھکا کر رہیں اور ان کے لیے رحمت خداوندی کے طلبگار ہوں[19]، حسنِ معاشرت کا بہترین ذریعہ بن جاتے ہیں۔

خلاصۂ بحث

حسن معاشرت کے تناظر میں تشکیلِ عائلہ کے مقاصد سے متعلق قرآن وحدیث کی تعلیمات کے اس مطالعے سے واضح ہوا کہ تسلسلِ نسل، سکون واطمینان، حفاظتِ عفت و عصمت، بچوں کی اچھی تربیت، تنگ دستی کے خاتمے، احساسِ ذمہ داری، صحت و تندرستی، جذبۂ ایثار وتعاون، اللہ کی رضا وخوشنودی اور بڑھاپے میں والدین کے لیے آسانی کا ذریعہ ہونے کے اعتبار سے تشکیلِ عائلہ سے متعلق شریعتِ اسلامیہ کے مقاصد حسنِ معاشرت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اہلِ اسلام کو چاہیے کہ عائلی زندگی شروع کرتے اور گزارتے وقت تشکیلِ عائلہ کے حوالے سے ان مقاصد کو ہر وقت پیش نگاہ رکھیں اور معاشرتی حسن وخوبی کے حصول میں اپنا کرادر ادا کریں۔

---

[19] وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔ (بنی اسرائیل17: 23-24)